بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک کیوں نہیں ہوئے تھے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، حالانکہ بدر ایک اہم ترین غزوہ تھا، تو اس میں آپ کے شریک نہ ہونے کی وجہ کیا تھی ؟

جواب

حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ کی زوجہ محترمہ، شہزادیِ کونین، بنتِ سرورِ دارین، حضرتِ سیدتنا رقیہ رضی اللہ عنہا اس وقت سخت بیمار تھیں، تو سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرتِ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کا حکم دے دیا تھا، لہذا آپ کا غزوہ بدر میں شریک نہ ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سبب تھا اور قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے۔

چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے : ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ترجمہ : ”جس نے رسول کا حکم مانا، بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔“ (پ 5، سورۃ النساء، آیت 80)

اور بخاری شریف میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، وہ ارشاد فرماتے ہیں : ”انما تغیب عثمان عن بدر، فانه کانت تحته بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کانت مریضة، فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان لک اجر رجل ممن شهد بدرا و سهمه“ ترجمہ : حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے، کیونکہ ان کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں اور وہ بیمار تھیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا : بے شک تمہیں اس شخص کے برابر ثواب اور مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا جو بدر میں شریک ہو گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب اذا بعث الامام رسولا فی حاجۃ، ج 4، ص 232، مطبوعہ دار التاصیل، قاھرہ)

خود حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن کھڑے ہو کر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا کہ حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہیں، پھر ان کی طرف سے خود بیعت کی اور ان کے لئے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی مقرر فرمایا۔

سننِ ابی داؤد میں حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، وہ فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر، فقال: ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ و حاجۃ رسول اللہ وانی ابائع لہ، فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسھم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ'' ترجمہ: بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: بے شک حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں گئے ہیں، ان کی (طرف سے) میں بیعت کرتا ہوں، پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے حصہ مقرر کیا، ان کے علاوہ کسی غائب کا حصہ مقرر نہیں فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن جاء بعد الغنیمۃ، ج 3، ص 26، مطبوعہ المطبعۃ الانصاریۃ بدھلی، الھند)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والی حدیث جس باب کے تحت ذکر کی ہے، آپ نے اس کا عنوان ہی یہ رکھا ہے ''باب اذا بعث الامام رسولا فی حاجۃ او امرہ بالمقام ھل یسھم لہ'' یعنی یہ باب اس بارے میں ہے کہ جنگ کا امیر جب کسی شخص کو کسی کام سے بھیجے یا کسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دے، تو کیا اسے مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب اذا بعث الامام رسولا فی حاجۃ، ج 4، ص 232، مطبوعہ دار التاصیل، قاھرہ)

مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہوگیا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کا جنگِ بدر میں شریک نہ ہونا موت کے خوف اور ڈر کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی وجہ سے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو جنگِ بدر میں شرکت نہ کرنے کے باوجود بالاتفاق بدری اصحاب میں شامل کیا گیا ہے، کیونکہ جو شخص امیر کی اطاعت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے، تو وہ حقیقت کے اعتبار سے جنگ میں شریک ہونے والے افراد ہی کی طرح ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بدری اصحاب کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسھمہ'' ترجمہ: (بدری اصحاب میں سے) حضرت عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہیں، انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا اور ان کے لئے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی مقرر فرمایا۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر فی الجامع، ج 5، ص 227، مطبوعہ دار التاصیل، قاھرہ)

اس کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ''واما عثمان بن عفان -- فانہ لم یشھد بدرا، لتخلفہ علی تمریض زوجتہ رقیۃ وکانت علیلۃ ولکن لما ضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسھمہ واجرہ عد فی البدریین لذلک، فلذلک ذکرہ البخاري مع ابی بکر و عمر وعلی رضی اللہ تعالی عنھم'' ترجمہ: اور بہر حال حضرتِ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ، تو یہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ اپنی زوجہ حضرتِ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تیمارداری کے لئے پیچھے رہ گئے تھے، وہ بیمار تھیں، لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ اور اجر (اصحابِ بدر جیسا) بیان فرمادیا، تو اس وجہ سے انہیں بدری اصحاب میں شامل کیا گیا۔ اسی وجہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (بدری اصحاب کا تذکرہ کرتے ہوئے) انہیں حضرت ابو بکر، حضرتِ عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (عمدۃ القاری، ج 17، ص 121، 122، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

جو شخص امیر کی اطاعت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے، تو وہ ایسے ہی ہے، جیسے جنگ میں شریک ہوا ہو۔ چنانچہ شرح معانی الآثار میں ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ضرب لعثمان فی غنائم بدر بسھم ولم یحضرھا، لانہ کان غائبا فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ، فجعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کمن حضرھا، فکذلک کل من غاب عن وقعۃ المسلمین باھل الحرب بشغل یشغلہ بہ الامام من امور المسلمین، مثل ان یبعثہ الی جانب آخر من دار الحرب، لقتال قوم آخرین، فیصیب الامام غنیمۃ بعد مفارقۃ ذلک الرجل ایاہ۔۔۔ فھو شریک فیھا وھو کمن حضرھا وکذلک من ارادہ فردہ الامام عنھا وشغلہ بشیء من امور المسلمین، فھو کمن حضرھا وعلی ھذا الوجہ عندنا واللہ اعلم اسھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان بن عفان فی غنائم بدر ولو لا ذلک لما اسھم لہ، کما لم یسھم لغیرہ ممن غاب عنھا، لان غنائم بدر وکانت وجبت لمن حضرھا، دون من غاب عنھا“ ترجمہ: بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے بدر کی غنیمتوں میں حصہ مقرر فرمایا، حالانکہ وہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، کیونکہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی وجہ سے شریک نہ ہوئے تھے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس شخص کی طرح قرار دیا جو بدر میں شریک ہوا۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اہلِ حرب کے خلاف مسلمانوں کے جہاد سے اس وجہ سے غائب ہو کہ جنگ کا امام اسے مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام کے لئے بھیجے، مثلاً اسے دار الحرب کی دوسری جانب کسی دوسری قوم سے جہاد کرنے کے لئے بھیج دے اور امام اس شخص کے جانے کے بعد مالِ غنیمت حاصل کرلے، تو وہ غائب بھی اس میں شریک ہوگا اور وہ ایسے ہی ہے، جیسے اِس جنگ میں شریک ہوا ہو اور اسی طرح جس نے جنگ کا ارادہ کیا، لیکن امام نے اسے واپس بھیج دیا اور وہ مسلمانوں کے امور میں سے کسی معاملہ میں مصروف رہا، تو وہ بھی اس شخص کی طرح ہے، جو جنگ میں شریک ہوا ہو۔ ہمارے نزدیک اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو بدر کی غنیمتوں میں سے حصہ دیا تھا، اگر ایسا نہ ہوتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حصہ نہ دیتے، جیسا کہ ان کے علاوہ کسی ایسے کو حصہ نہیں دیا جو جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا، کیونکہ بدر کی غنیمتیں اس شخص کے لئے تھیں، جو اس میں حاضر ہوا، نہ کہ غائب شخص کے لئے۔ (شرح معانی الآثار، ج 3، ص 244، مطبوعہ عالم الکتب)

فائدہ: پھر حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کا جنگِ بدر میں شریک نہ ہونے والا معاملہ بالکل حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے والے معاملے کی طرح ہے، یعنی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اہلِ بیت کی حفاظت کے لئے مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا اور وہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے، یونہی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا، جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ پس جب حضرتِ علی رضی اللہ تعالی عنہ پر غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا، تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ پر بھی غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرتِ مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں : ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی تبوك واستخلف عليا، فقال: اتخلفنی فی الصبیان والنساء؟ قال: الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسى، الا انه لیس نبی بعدی“ ترجمہ : بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمادیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں ؟ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کیا تم راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو، جو حضرت ہارون کو حضرتِ موسی علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوک، ج 5، ص 451، مطبوعہ دار التاصیل، قاھرہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: PIN-7008

تاریخ اجراء : 29ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/29جولائی 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net